قانون کی تعلیم دے گا میڈیکل کی تعلیم نہیں دے گا، سائنس کالج سے یہ مطالبہ کیوں نہیں ہوتا کہ آپ ڈاکٹر کیوں نہیں دیتے؟ آپ لائر کیوں نہیں دے رہے؟ تو مدرسے یہ تقاضا کیوں ہو رہا ہے؟ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ایک شخص عالم بھی ہو اور مفتی بھی ہو قرآن کا حافظ بھی ہو وہ ڈاکٹر بھی ہو۔ انجینئر بھی ہو یہ تب ہوسکتا ہے جب ہم اپنے انجینئر، ڈاکٹر کو دین پڑھانا شروع کردیں، تو وہ دین کے عالم بھی ہوں گے اور ڈاکٹر بھی ہوں گے وہ انجینئر بھی ہوں گے۔۔

وصال اردو:......حضرت ان کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ آپ چونکہ اہل دین ہیں ورثۃ الانبیاء ہیں۔ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ معاشرے کی ہر ضرورت کو لیڈ کریں، آپ قیادت کریں، اگر ملک میں ہسپتال ہیں، عدالتوں کا معاملہ ہے، ہماری انتظامیہ کا معاملہ ہے، پولیس اور فوج کا معاملہ ہے تو آپ کی ذمے داری ہے کہ آپ قیادت کریں، جب کہ آپ نے خود کو صرف ایک خاص دائرے میں محدود کردیا ہے۔ دوسری طرف یہ بھی سوال ہوتا ہے آپ لوگ یہ کیوں نہیں کہتے کہ چونکہ پاکستان بنانے کا مقصد لا الٰہ الا اللہ تھا اور سب کچھ دینی اور اسلامی نظریے کی بنیاد پر بنا تھا آپ اس کے لیے احتجاج کرتے، حکومتوں کو مجبور کرتے کہ اگر آپ ملک میں یکساں ایجوکیشن نظام ملک میں نہیں لائیں گے تو ہم دھرنا دیں گے......تو یہ چیزیں بھی تو ہیں تو اس حوالے سے آپ کیا کہیں گے؟

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس:......دیکھیے پہلی بات تو یہ ہے کہ ملک کی اگر قیادت ہمارے پاس آئے ملک کی ریاست کا اختیار ہمارے پاس ہو تو ہم ان شاء اللہ ایک جامع نصاب تعلیم لائیں گے، لیکن سوال یہ ہے کہ جب سے پاکستان بنا ہے اقتدار کن کے پاس رہا ہے؟ قوت نافذہ کن کے پاس ہے؟ ہمیں تو اس جگہ تک آنے ہی نہیں دیا گیا جہاں بیٹھ کر؛ با اختیار بن کر ہم کوئی فیصلہ کرسکیں، عوام ہمیں منتخب کریں، عوام ہمیں ووٹ دیں اور ہمارا مینڈیٹ جو ہے وہ چوری نہ ہو اور ہمیں اقتدار میں آنے دیا جائے اور ہم اقتدار میں آنے کے بعد پھر ملک کے نظام کو اس طرح مرتب کرسکیں، اب ہم اپنے دائرہ اختیار میں جتنی تبدیلی ہوسکتی ہے وہ ہم کر رہے ہیں، چنانچہ میں نے آپ کو بتایا کہ وفاق المدارس العربیہ نے اپنے دائرہ اختیار میں یہ تبدیلیاں کیں کہ اس نے اپنی نصاب تعلیم کو تبدیل کیا؛ اس نے اپنے نصاب تعلیم کو موجودہ تقاضوں سے ہم آہنگ کیا؛ ہمارے نصاب تعلیم میں انگلش، ریاضی، معاشرتی علوم، مطالعہ پاکستان، اردو، کمپیوٹر سائنس کے کورس اور اسی طرح ٹیکنیکل ایجوکیشن یہ تمام ہمارے مدارس کے نصاب میں شامل ہیں۔ وفاق ان کا امتحان لے رہا ہے، اسی طرح پر ہم نے الحمد للہ اپنے اساتذہ کی ٹریننگ کا نظام قائم کیا، ہم نے اپنے طلبہ کو مختلف میدانوں کے لیے تیار کیا اور ہمارے مدارس نے ہر میدان کے لیے علماء دیے، یعنی جب بھی قوم کو ملک کو ضرورت پڑی تو ہمارے علماء نے ہر میدان میں جا کر الحمد للہ رہنمائی کا کام کیا۔ تو ہم اپنے دائرہ اختیار میں اپنے دائرہ

کار میں جو تبدیلی کر سکتے تھے وہ کر رہے ہیں اور جہاں تک حکومتوں پر دباؤ ڈالنے کی بات ہے؛ احتجاج کرنے کی بات ہے؛ ہم نے ہمیشہ حکومت سے مذاکرات میں؛ بات چیت میں؛ ڈائیلاگ میں ان کو اس طرف متوجہ کیا کہ آپ اپنے ملک کے نظام تعلیم کی اصلاح کریں؛ آپ اپنی ایجوکیشن کی ریفارم کریں، آپ صرف مدرسہ ریفارم کی بات نہ کریں، ایجوکیشن ریفارم کی بات کریں، آپ اپنے نظام تعلیم کو درست کریں۔

آپ بتائیے کہ کیا یہ بدقسمتی نہیں ہے کہ پاکستان کے اعلیٰ منصب پر فائز شخصیت اور وہ سورہ اخلاص نہ پڑھ سکے۔ پاکستان کا وزیر تعلیم ہو اور اس کو یہ معلوم نہ ہو کہ قرآن کریم کے کتنے پارے ہیں؟!۔ ابھی دیکھیے میں پورا احترام کرتا ہوں جو بھی ملک کا وزیر اعظم ہے لیکن آپ دیکھیے جب حلف ہو رہا تھا تو عمران خان صاحب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کا درست تلفظ نہیں کر سکے۔ یہ ٹھیک ہے انسان گھبرا بھی جاتا ہے لیکن بہر حال پھر بھی دو تین دفعہ کہا گیا۔ یہ لوگ اصل میں اسلامی اصطلاحات سے مانوس نہیں ہیں۔ کیوں مانوس نہیں ہیں؟ کہ تعلیم وہ حاصل کی ہے جہاں ان اصطلاحات کا ذکر ہے ہی نہیں۔ تو کیا اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمارا ملک جو نظریاتی ملک ہے وہاں نظام و نصاب تعلیم کو اسلامی تقاضوں کے ہم آہنگ کیا جائے؟! ویسے اب تو یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہم ریاست مدینہ کی طرز پر پاکستانی ریاست کو بنائیں گے۔ ریاستِ مدینہ کا نظام تعلیم کیا تھا؟ ریاستِ مدینہ کا نصابِ تعلیم کیا تھا؟ جو نصاب تعلیم تھا اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فرمایا فلاں فلاں زبان سیکھو، غیر مسلموں کی زبان سیکھنے کا کہا؛ اور جس طرح آپ نے ابھی اپنی گفتگو میں سوال میں کیا کہ یہاں کمانڈر بھی تیار ہوتے تھے، ہر شعبہ زندگی کی قیادت یہاں سے جاتی تھی، ہم بھی چاہتے ہیں کہ اس طرح کا ایک جامع نظام بنے؛ ہم اس میں بھرپور تعاون کریں گے؛ ان شاء اللہ!

وصال اردو:......تو آپ کا سوال یہیں پر رہ جاتا ہے کہ ہمیں موقع نہیں دیا جاتا، ہمیں منتخب کریں نظام ہمارے حوالے کریں تو ہم چینج لا سکتے ہیں، ہم سوال یہ کرتے ہیں اور عوام بھی یہ سوال اٹھاتی ہے کہ آپ کو دوسرے کیوں منتخب کریں؟ آپ نے کتنی کوشش کی کہ آپ ملکی انتخابات میں حصہ لیں، مدارس اور جو اہل مدارس ہیں جو طلبہ ہیں ان کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ آپ لوگ خود پیچھے ہٹ گئے، کہ ہمارا کام تو صرف مسجد کے لیے امام تیار کرنا ہے اور نکاح اور جنازہ وغیرہ پڑھانا ہے۔

ناظم اعلیٰ وفاق: میں سمجھتا ہوں تقسیم کار کا کچھ اصول ہے۔ مثلاً میں وفاق المدارس سے تعلق رکھتا ہوں، وفاق المدارس نے اپنے ذمے ڈیوٹی یہ لی ہے کہ ہم نے ملک کے اندر دینی مدارس کے نظام کو چلانا ہے، دینی تعلیم کو لے کر چلنا ہے دینی تعلیم کو فروغ دینا ہے اور دینی تعلیم ہی کا تقاضا ہے کہ ہمارے طلبہ جدید تعلیم سے بھی

آشنا ہوں۔ میں دینی تعلیم سے الگ نہیں سمجھتا، عصری تعلیم کو، دینی تعلیم کا ایک تقاضا سمجھتا ہوں، دیکھیے میں دنیا میں جاتا ہوں، میں اسلام کا پیغام تب صحیح پہنچا سکتا ہوں جب مجھے وہاں کی زبان آتی ہو، جب میں دنیا کی عالمی زبان میں بات کرسکتا ہوں گا تو میں اسلام کا صحیح پیغام پہنچا سکتا ہوں۔ ہم نے اپنے ذمے یہ ڈیوٹی لی ہے کہ ہم ایک تعلیمی نظام کو آگے لے کر چلتے جائیں گے۔ ہم دینی تعلیم کو فروغ دیں گے، دینی تعلیم کے جو جو تقاضے ہیں ہم ان تقاضوں کو بھی پیش نظر رکھیں گے؛ چنانچہ ہم نے اپنی ذمہ داری پوری کی ہے اور کرر ہے ہیں۔ آج پوری دنیا سے مسلمانوں کے بچے دینی تعلیم کے لیے پاکستان آنا چاہتے ہیں۔ آج پاکستان کے لوگوں کو دینی تعلیم کے حصول کے لیے باہر جانا نہیں پڑتا اور ان کو اس بات کا تقاضا نہیں ہوتا کہ ہم دینی تعلیم کے لیے باہر جائیں؛ جب کہ عصری تعلیم کی جن اداروں نے ذمے داری لی تھی وہ اپنی ذمے داری کو کس حد تک پورا کرر ہے ہیں؟ آپ دیکھ لیں کہ اعلیٰ تعلیم کے لیے ہمارے بچے باہر جاتے ہیں، باہر کے ملکوں میں ان کو جانا پڑتا ہے۔

میں یہ عرض کرر ہا تھا کہ ہم نے تقسیم کار کے اصول کے تحت ایک کام اپنے ذمے لیا ہے اور الحمدللہ ہم اپنی اس ذمے داری کو ادا کرر ہے ہیں، لیکن جو دینی سیاسی جماعتیں ہیں انہوں نے یہ ذمہ لیا ہے کہ ہم ملک کے اندر انتخابات میں حصہ لیں گے ہم جمہوری نظام کا حصہ بنیں گے اور انتخابات کے ذریعے ملک کے اندر انقلاب لائیں گے، تبدیلی لائیں گے، اور ہم ایک جمہوری طریقے سے ملک کے اندر اسلامی نظام کا نفاذ کریں گے اور جب اسلامی نظام کا نفاذ ہوگا تو اس کا مالیاتی نظام بھی آئے گا اور اس کا تعلیمی نظام بھی آئے گا، اس کا عدالتی نظام بھی آئے گا، وہ بھی علماء ہیں وہ مدارس کے پڑھے ہوئے لوگ ہیں، وہ میدان میں ہیں، انہوں نے ہمیشہ قوم سے اپیل کی ہے کہ آپ ہمیں ووٹ دیں۔ وہ اس کے لیے محنت بھی کرتے ہیں، اس کے لیے احتجاج بھی کرتے ہیں، اس کے لیے مظاہرے بھی کرتے ہیں، وہ خود مدارس کے لوگ ہیں، مدارس کے پڑھے ہوئے لوگ ہیں، یہ دینی سیاسی جماعتیں......تو عوام پاکستان میں ان دینی سیاسی جماعتوں کو بھی ایک موقع دے اور پھر دیکھے کہ وہ تبدیلی کتنی لاتے ہیں اور ملک کے نظام میں کتنی بہتری آتی ہے؟

(باقی آئندہ ان شاءاللہ)